

حب کے سر بستہ راز

صوفی خالد قادری

مولفہ

صوفی اقبال احمد



Free Amliyaat Books ... pdf

جملہ حقوق محفوظ ہیں

حُب کے سرسبز راز

یعنی

حُب یا عملِ تسخیر کے سرسبز راز از حضرت پیران پیر
جناب غوث الاعظم علیہ الرحمۃ جنکے ذریعہ کو عامل
سراپکا انسان کو اپنا مطیع اور حلقہ بگوش بنا سکتا۔ اور
دور دراز مقامات سے اپنے پاس بلا سکتا ہے۔
عاشقانِ فراق نصیب کو قربِ حبیب حاصل کرنے میں
نہا آسانی سے کامیابی ہو سکتی ہے جس کے ان سرسبز رازوں
کی جواہر غوث الاعظمؒ میں سینہ بسینہ چلے آتے تھے۔ چھ
اُن کی ایک بزرگ سے اجازت لی ہے

مؤلفہ صوفی اقبال احمد

مسترباش محمد اسلم خان تاجر کتب لاہور

محمد سلیم بریلوی مؤلف باہتمام بالونظام الدین مستاجر مہمان

دیاجہ

مغربی علوم کے تعلیم طبیعیات اور سائنس کے تجربوں کو لوگوں کے دلوں میں کھلا سونے
 منتشر و نکی تاثیر حاصل اڑا دلی وہ زمانہ جاتا رہا کہ آدمی کو ذہن بنا دیا کرتے تھے وہ لوگ
 قوی نہیں جاسوئے جو ان روح دور کے قالب میں الیا کرتے تھے کامر اس میں بات
 انکل نہیں کر کہ کہی شکر دیوار سے چیکا دیں یا گھنڈا بیل وغیرہ بنا کر باندھیں تہہ یورپ میں
 گوالے ہیں کہ وہی کھلا کر اپنا کر لیں یہ باتیں ب سب پورانی داستانیں ہیں۔ وجہ یہ
 کہ زمانہ علوم ظاہری کی طرف مائل کر۔ اور اہل زمانہ سائنس کے دلدادہ ہیں میں بھی
 تعلیم کا حامی اور سائنس کا گردنوں۔ اور اسکی بہت مدت تک منتشر و نکی تاثیروں سے
 متاثر رہا ہوں لیکن یاد کروں ایک فلمی کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا۔ اور یہ فلمی کتاب
 کسی شخص نے طب اور روحانی کشش کے بارے میں بہت سے مختلف کتب کے مضامین
 سے فراہم کر کے بنائی تھی۔ اس میں کئی عجیب و غریب علاج اور ایسی باتیں مری نظر سے
 گذریں جنہوں نے حیرت میں ڈال دیا اور جب تجربہ کر کے انکو صحیح پایا تو اور
 بھی حیران ہوا۔ کیونکہ ان تجربوں کا صحیح ہونا اور انکی تاثیر کا پورا اثر ہونا بظاہر
 سائنس کے خلاف تھا۔ مثلاً اس میں لکھا تھا کہ بچوں پر چار مانوں کا سایہ پڑنے پر
 دو۔ ورنہ وہ بیمار ہو جائینگے۔ باہر چلا اور پٹا سفر کر کے آؤ تو شیر خوار بچوں کی
 چابیانی پر نہ بیٹھ جائو۔ ورنہ انکو بوجھ ہو جائیگا۔ بچوں کو کدات کے وقت بیٹھ
 نہ دکھاؤ۔ بیمار ہو جائینگے۔ اگر بچوں کو نظر لگ جائے۔ تو تین چار مرچیں سرخ آبی
 سر کے گرد ہار بھر کر آگ میں ڈالو۔ مرچوں کی دھانیں ہرگز نہ کھائی جائیں
 ہر روز مرچیں ہار کر آگ میں اتے جاؤ جسے روز دہانیں آئے۔ اپنی روز سے آرام
 ہو جائیگا۔ اگر کسی کو بخار آتا ہو تو مرچیں پتہ قد کے بار کچا سوت نام کر
 اسے تدا کر لے۔ اور چکل میں جا کر لیکر کے درخت سے بغیر سوز دو دوڑ ہو کر
 گرد باندھ دے۔ اور اسے کہے کہ آج سمار گھر حضرت نے آنا ہی سہی تو ہو کر
 اگر کہیں سے کہیں چل چاہے گھر آئے۔ اور چکر لوٹ کر نہ کہیں نہ بنار
 میں کہا جیو۔ جیو کہو بیات۔ نہ حال کی وقت چلے نہیں۔ کیونکہ اگر گر کر زخم آجائے گا۔ تو وہ

زخم پرست ہی شکل سے چہا ہر جگہ۔ عود صلیب ہر جگہ میں شکاویں تو ہو گئے کو افادہ ہو جائیگا۔
 پانی کو مت الہجو۔ کیونکہ اس کے پینے سے باپس بہک جائیگی سر پر سے آگ نہ لیجاوے۔ اگر
 آتش گنج محل آہی۔ اگر صبر کاٹے تو اسے فود آمد و دوسو روپے نہیں ہوگی نہ ہنر و نہ ہنگامی۔ اگر
 دیر انداز کاٹے تو اسے فود آمد کر ملا کر ملا کہ ایک دفعہ آمد رکھ کو ہو ایسے ادا دوسو روپے نہیں ہو جائیگی غرض کہ
 اس طرح کی عجیب عجیب باتیں عجیب عجیب علاج لکھے ہوئے دیکھے۔ تو ان میں چند
 ایک کو جو آزمایا تو صحیح پایا۔ اور جب مشورہ آزمائے پر صحیح نکلے تو میرا وہ خیال کہ فتر
 اہ نہ شر کوئی ختم نہیں بدل گیا۔ امید میں کس امر کا قائل ہو گیا کہ علموں میں ضرورت تاثیر
 حرم جو کہ صحیح علموں اور فتر و نکالنا مشکل ہے اور بتا بیٹو اے سکسائیں بھل کر تے ہیں
 اور اگر بتاتے ہیں تو صحیح نہیں بتاتے ہنر و علم ہی اور کئی ایک مشہور فی معلوم کی طرح لوگوں
 کے سینوں ہی میں فتروں میں چلا گئے۔ خیار سائیں بد یا یعنی کیا بتانا۔ ہوان بد یا
 اٹھن کھولا کا علم۔ جو نش بد یا یعنی دل کا حال معلوم کر سکا علم وغیرہ۔ جو کہ کیں دھانی تاثیر و نکال
 مستفاد ہو گیا تھا۔ اس لئے اب مجھ کو اس فن کی تلاش ہوئی۔ جسکو جہاد بھونک کر نبوالا
 سنا اس کے پاس دو دروازا تھے۔ اور جسکو مستر باز پاتا تھا اسی کی خدمت کرنے لگا غرض کہ
 اسی طرح بگٹ دو اور سبجو سے مٹی مٹا چھی اور مفید باتیں جمع کر لیں مثلاً سرد کا
 جہاد بھونک کی بلی کا جہاد اب بھونک کاٹنے کا فتر وغیرہ وغیرہ۔ ایسا بام میں پکڑ لیک
 شخص نے مجھ سے ذکر کیا کہ میرے ایک دوست کو ایسی ترکیبیں یاد ہیں کہ جیسے شخص اپنا
 ہو جاوے۔ اور جو کچھ ہم اس سے کہیں وہ مانے۔ میرا پہلے حب کے بارے میں یہ عقیدہ تھا
 کہ جب سوا کے آہ کچھ نہیں کہ ہم اپنی حکمت عملی سے دوسرے کو اپنے رخ پر کر لیں۔ اس
 کے لئے سلوک چاہئے کسی طرح سے کیا جاوے۔ نہ بے بکر موثر شے ہے۔ سلوک ہی طرح
 سے ہو سکتا ہر زبانی۔ آلی۔ جانی۔ چنانچہ زبانی سلوک تو زبان شیریں ملک گیر میں
 داخل کر یعنی ہم بیٹھا بویں عزت سے باتیں۔ اسکی تعریف کریں۔ بقولیکہ ع
 خوش آمد ہر کر اگر دی خوشامدہ کسی بند و شاعر کا قول ہے۔ کہ ع
 بسے کرن اک مستربے جو پنج دی بچن کھنور۔ یعنی جب میں نام پر
 و شیریں زبانی ہے۔ پس ایک حب تو یہ ہوئی۔ کہ شیریں زبانی سے
 شخص شام خواہ اپنا ہو جائے۔ وہ حب سالی وہ یہ کہ رو بہ بہن لھلا کر دوسرے

کو اپنا کر لیں۔ سو یہ عمل میرے سر پر اور عام لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ تیسری
 حب جانی ہے۔ وہ یہ کہ بدنی محنت سے دو سکر کو خوش کریں۔ مثلاً کسی کا بدن
 دبانے۔ کرنی بوجھ اٹھانا۔ جہاں بھیجے وہاں جانا۔ گھر کے کام دسندے کر دینا وغیرہ
 وغیرہ۔ اس حب سے بھی اکثر لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ان فرض پاؤں میں مغربی تعلیم کو اکثر
 سے سی تم کی تفسیر یہ حب قابل تھا۔ اور چونکہ ہر خیال اب باطل ہو گیا تھا۔ اور میں
 روحانی کسٹ اور تاثیر کا معتقد ہو گیا تھا۔ اسلئے میں خدا اس امر کے سمجھنے کا تم اڑو
 کر لیا کہ جس کی بظاہر سب سے فائدہ ہے بنی نوع انسان کو پہنچ سکتے ہیں۔ ان فرض حب
 سے جس طرح بن پڑا۔ لوگوں کی خدمت کر کے چند ایک حب کے عمل سیکھے اور اس سے بہت
 حائز فائدے لوگوں کو پہنچائے۔ مثلاً کئی بھائیوں میں صلح کرانی۔ بنی جانی وینوں
 کو ایک دوسرے کے گلے ملایا۔ اور دل کا بغض و کد کرایا۔ کئی گز کی جگہ جنگی دوسرا کر
 مرد اور عورت میں سلوک کر دیا وغیرہ۔ میں اس حب کے عمل کو چونکہ بنی نوع کے حق میں
 بہت ہی مفید پایا۔ اس لئے اس کا نام میں نے غنم سلوک رکھ دیا اور دلچسپی لے کر اسے
 کسے۔ یہی میند بہرہ و سرا۔ کہ نیکی رسانہ بخلق خدا
 یہ مفید اور صلح کرانہ اور عالم مزور لوگوں پر ظاہر کرنا چاہیے۔ گو اسکا دور سرا پہلو بھی ہر وقت میرے
 خیال میں گزرتا گیا کہ بعض بد خیال اور بد سلوک لوگوں کے بجا استعمال سے ناجائز کام بھی
 کر سکتے۔ مگر عقل سلیم دلی کہ آپس میں برا کوئی قصور نہیں۔ سمجھ کر کوئی الزام ملد ہو گا کیونکہ
 ایک شخص نے تیرا بپا کیا۔ چاندی۔ سونے اور دیگر حیات کو سو دھنے کیلئے۔ مگر
 ایک شیر آدمی نے اس کی روگوں کو کپڑے جلانے شروع کر دیے۔ اہل مغربے کلورافام
 بجا دلی عمل جراحی کی تکلیف زنج کر نیلے۔ مگر لیٹروں کی مسافروں کو ہوائ کی شنگھا کر
 بیہوش کرنا اور اہل لوٹ لینا شروع کر دیا۔ اہل ہونے کو کین کالی۔ آنکھ کو عمل کیلئے۔ مگر
 حیوانوں نے اسکو لذات حفظ کیلئے کھانا شروع کر دیا تو اس میں بجا و کرموں کا کوئی فائدہ نہ
 نہیں ہر ایک شخص کو یہی نیت اور عمل کا پھل ہو گیا۔ یہ تو اپنی نیک نیتی کو اس ملک کو اس میں
 شائع کر کے دشمن کو درست بنا دیا۔ روئے کو منایا جادے۔ حکم نورا پر بیان کیا جادے
 مگر کیسے متعلق کوئی کام ہو لو اس کو وہ کلام کو الیا جادو۔ غرض کہ آپس میں اتفاق و اتحاد اور سلوک
 ہر اسے مکتوب۔ ہر مذہب کو کوئی فرض نہیں کہ کوئی ایسیات خیالات اس سے بہرہ و حیات ہر

اور کائنات کا خلیفہ خود اٹھایا گیا۔ انھوں نے ایک خیال کو جو ملاوٹے جاکر بنی اپنی دنیا کے
بکے عملوں کو ایک جامع کیا ان میں ملوی اور عقلی مجرب و مجرب ہی تم کے سنتے ہیں کہ دیگر
جتنے سنتے اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے وہ سب اس میں کیلئے درج کر دیئے۔ بعض سینہ
بینہ کے اسرار اور مجرب میں بعض علمی کتابوں کے راز کو بھی یہاں نقل کی ہوئی ہیں بعض
اسرار کو بنائے ہوئے ہیں بعض ایسے بھی ہیں کہ انھار کرنے پر عالم رویا میں مجھ کو بتائے گا کہ
اور چونکہ میری خدمت پر ان پر کا ختم کئی روز تک پڑا تھا۔ اور ان میں نقل کرانہ مجھ کو ایک بزرگ
کی زلیلت خواب میں ہوئی۔ اور کئی ایک اسرار اور عقلی اور محضی راز ملحقین کو بھی میرا اپنا خیال
اور عقیدہ پر کر دے۔ سرلیستہ راز جناب پران پر مجھ کو پیش ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

میں نے اس کتاب کے دو باب مقرر کیے ہیں پہلا باب علم نجوم میں جس کی نیک و بد ساعات
معلوم کرنے نقش بھرنے چکر کشی میں پرہیز رکھنے طالب کے مطلوب کے ساتھ دیکھنے غالب
مغلوب راس معلوم کرنے کے قواعد ہیں۔ اگر ان قواعد کی پابندی اور پوری ترکیب سے کوئی
عمل کیا جائیگا۔ تو امید ہے کہ انشاء اللہ پورا اثر ہوگا۔ وہ سب کتاب میں مختلف عملیات ملوی
اور عقلی۔ عملیات میں جو پسند میں کرنا۔ کیونکہ شرعیہ کے خلاف اور گنہگار و مل ہیں
مگر چونکہ جو کہ کے عمل میں وہ اکثر لوگ لگے ہوئے ہیں اور واقفیت کیلئے نمونہ کے طور پر چند ایک
عملوں کو لکھ دیا ہے۔
(صوفی اقبال احمد)

عال کیلئے چت ضروری باتوں کی پابندی

۱۔ اکل حال صحت مخالف عمل کھائے اور پھر ہونے تینے جان میں تاثیر پیدا ہوتی ہے اور پابند مہم ہو
ملوہ ہے۔ یعنی روک کر کے تاکہ نفسانہ زہر ہو اور قوت بہایت ملی ہے اور اپنے مذہب کے موافق
یا دلکشی میں مشغول ہے کہ طبیعت بوقت نیک خیال کی طرف متوجہ ہے دس پاک ہے پاک
پڑے پئے۔ پاک جگر میں بیٹھے۔ (۲) کوئی ایسی شے استعمال نہ کرے جس میں بہرہ آتی ہو مثلاً
لسن۔ پیان۔ بھنگ۔ حنفہ وغیرہ۔ وجہ یہ ہے کہ ایسی بہرہ اور اشیاء کے استعمال سے ملائکہ جو
عالموں پر ہو کر ہوتے ہیں۔ متضرر ہوتے ہیں۔ اور عامل کو بڑا سمجھ کر اس کے پاس نہیں لے اور اس کو
علاموں کی تاثیر نہیں ہونے پاتی (۷) بعض عملوں میں ترک میراثات جلال و علیاۃ کی ضرورت ہے

مطلب یہ ہے کہ حیوانات جلائی آندہ۔ گوشت پر قسم کی پھلی۔ پان لہسن۔ ہینگ میڑ میڑ
 جالی دود۔ دہی۔ مکھن۔ گھی۔ چھاپہ وغیرہ۔ پس بہر معلول میں صرف مونگ کی ال دھشت ٹٹی
 کھانا پڑتی ہے۔ اور بعض معلول میں جو کی روٹی صرف نمک ٹٹک کھالی پڑتی ہے۔ بعض میں تو
 بیاتک پابندی ہوتی ہے۔ کہ اپنے ماتھ سے روٹی پکانی پڑتی ہے۔ اور وہ بھی باد منو
 پکانی پڑتی ہے۔ اور، بعض معلول میں مکڑی کے تخت پر شہرہ سوتا پڑتا ہے اور بعض میں صرف
 فرشتہ میں پر لیرا کر پڑتا ہے۔ اور جو عیالات جنیات کی دعوت کو ہوا کرتے ہیں ان میں
 گرد معد کرتی پڑتی ہے جبکہ آندہ نکھا جا بیگا۔ اور مال کو اپنے پاس چھری رکھنی پڑتی
 ہے۔ اور بعض مل چھری کے ساتھ پانی کا بھرا ہوا ٹوٹا بھی رکھنا پڑتا ہے (۹) جب تک
 جلد ختم نہ ہو۔ کل پر بیڑہ کی پابندی لازمی ہوا کرتی ہے۔ چلو قح جو یکے بعد ایس مل کو ہر روز
 بلانا۔ ایک دفعہ پڑھ لینا ضروری ہوا کرتا ہے۔ تاکہ در ذ اور سے مل پر پورا قبضہ حاصل
 ہے۔ اور اس کی تاثیر گھٹنے نہ پائے۔ ورنہ چھوڑ دینے سے عمل کی تاثیر میں نقص پکا اندیشہ
 ہو کر تا ہے (۱۰) جبکہ جو عمل شروع کرے تو جن دنوں میں چاند بڑا ہو ان دنوں
 میں شروع کرے۔ یعنی پہلے یا دوسرے ہفتہ میں شروع کرے۔ اماں کام کیلئے ذی ہکے من بعد
 وقت اچھے گئے گئے ہیں۔ دن پر۔ بدھ۔ جمعہ۔ وقت صبح شام رات۔ اور بعض معلول میں
 بخور یعنی خوشبو بھی جلائی پڑتی ہے۔ پس تسخیر اور حب کے لئے مندل سفید۔ مندل سرخ لالہ بھی سفید
 کا فہر۔ عود۔ اگر عطریات چناں۔ پڑا خوشبو کی جی جیسے دھوپ کہتے ہیں مگر گڑوں کو مسطر
 کرنا ہو۔ تو کسی سفید رنگ کا مسطر لگا دے۔ مثلاً موتیا۔ چھیلی۔ روہن۔ مولری۔ کیڑہ۔ کوند مندل
 سفید وغیرہ۔ بعض میں پر شاہ کی پابندی لازمی ہوا کرتی ہے سو جلد تسخیر سفید یا کبیری عفرانی
 رنگ کی پر شاہ کہہ سکتے ہیں۔ تسخیر کے بعض معلول میں صرف ایک ہی چاند اڑھنی پڑتی ہے سو چھو گولبی
 چادر لیکر آدمی تلے باندھے ادا آدمی اور ادا ہے۔ مگر سر کھلا ہونے دے (۱۲) تسخیر یا حب کا
 نقش نکھڑ کے لئے شاخ اندیشہ میں کی قلم بنانے امد عفران یا غصص دو مالکی سیاسی بنکر
 ایس پانی کے غوص کلاب باغی کیڑہ ڈالکر خوشبودار کر لے لسی سیاسی کے قویہ بکری ہوئے
 عود یا تو دیا میں ڈالے جاتے ہیں یا ہوا میں لڑائے جاتے ہیں۔ بعض معلول میں ایک پاکیزہ رکابی
 میں پاکیزہ ریت بھر کر شاخ اندیشہ میں سے نقش نکھڑ ملانے جاتے ہیں۔ یعنی پہلے ایک نقش نکھا
 پھر اسے مشابہ پھر دوسرا نقش نکھا اسے پھر تیسرا نکھا پھر اسے ہی ملی پڑ لیتا

کہتے اور مٹاتے جاتے ہیں حتیٰ کہ تعداد معینہ پوری ہو جاتی ہے! ایسے نفس مومن صبح کی وقت قبل از
 طلوع آفتاب کھڑے شروع کئے جاتے ہیں۔ اور سب سے پہلے عید کے کام گنیز صلیا کا پاکیزہ کنارہ ہے۔
 (۱۳) بعض جہل میں جہاں سات کو مل پڑتا ہے۔ وہیں سونا پڑتا ہے۔ ایسے عمل اپنے عمل کے
 کسی پاکیزہ خیر میں کرنے چاہئیں۔ (۱۴) بعض مفلوں پر اپنا اور مطلب کا شکر دیکھنا پڑتا ہے اگر
 دو دن شادوں میں مصروف رہے ہوں تو کام ہو جاتا ہے۔ ورنہ نہیں بعض ستمیے غالباً وہ مطلوب کرنے
 میں پس منظر مطلب کا شکر مطلوب ہوتا تو کام نہیں ہوتا۔ شاد کو محلات کا طریقہ ہم آگے صبح کر دیجئے۔
 (۱۵) بعض جفر کے قائلین کے عمل کے نیچے لئے حرفوں کے موکل اور جن اس قسم ات حکاکر و عابثان بناتی پڑتی ہے
 اس کو ہم آئندہ ایک ایسا فائدہ (نقشہ) بھیج کر چیکے جس کو اس کام میں بڑی مدد ملے اور جوت کو موکل جن
 اس قسم ذات بہت کم آتی ہیں (۱۶) جب تک مطلب مل نہ جو اپنا بھید کیسے نہ دے (۱۷) اٹھائے
 عمل میں مطلوب کا تصور اور اپنی مراد کا خیال پیش نظر رکھے (۱۸) عیناً میں وقت اور جگہ کا تعلق
 ضروری ہے یعنی جس جگہ پہلے دن ظہیر شروع کرے اسی جگہ تا اختتام پڑنا کرے۔ اور پہلے جس
 پہلے دن پڑے اسی وقت سے روز پڑنا کرے۔ اور جس محل یا چٹان پر پہلے روز پڑے اسی پر اخیر تک
 پڑنا چاہیے۔ اگر آج گھر میں مل پڑا ہے تو کل وہاں کے کٹائے چٹا گیا ہے سو کسی بیانیہ میں اور
 اس کے اگلے روز کسی میدان میں۔ یاد کر آج صبح کی وقت پڑھا ہے تو کل شام کو شروع کر دیا اور میں
 رات کو۔ ایسا کرنے سے عمل درست نہیں ہوا کرتا۔ (۱۹) کسی جہل یا ذات سے اجانتی دیکر عمل
 پڑھے۔ یعنی مشیدہ بات کو لے دوڑانا چھانیں ہوتا۔ اور فائدہ کرتا ہے (۲۰) تغیر اور جہل
 کے لئے قلم بنانی ہر تر ساعات قر میں بنائے۔ ہر ایک مطلب کے لئے جدا جدا سات پن مگر ہم صرف
 حکے لئے مخصوص باتیں کہتے ہیں۔ (۲۱) جفر کے قاصد کے مدد سے طالب اور مطلب کے نام
 کہتے ہوں۔ تو پہلے طالب کا نام لکھے پھر مطلب کا۔ اگر کسی برعکس لکھے تھا۔ تو تاثر یہی الٹی ہو گی یعنی
 بجائے محبت کے عداوت ہو گی اور بعض عیالات میں طالب اور مطلب دونوں کی والدہ کا نام یا بیٹا پڑتا
 ہے اگر والدہ کا نام معلوم نہ ہو تو اسی جگہ اہل حق کا نام لے یا لکھ دے (۲۲) جب تک کہ مشیہ
 کی سات سعد ہے۔ ساعتوں کا نقشہ ذیل میں درج ہے۔

-۱-

نیک و بد ساعتوں کا جدول ہر جن کو دیکھ کر عجب کیا جاتا ہے۔

ساعات

نام دن	پہلی	دوہوا	تیسری	چوتھی	پنجمی	ششمی	سہمیں	آٹھویں	نہویں	دسویں	ایک دہائی
پیر	قر	زل	مشتی	میخ	شس	زہرہ	عطا	قر	زل	مشتی	میخ
منگل	میخ	شس	زہرہ	عطا	قر	زل	مشتی	میخ	شس	زہرہ	عطا
بدھ	عطا	قر	زل	مشتی	میخ	شس	زہرہ	عطا	قر	زل	مشتی
جمعہ	مشتی	میخ	شس	زہرہ	عطا	قر	زل	مشتی	میخ	شس	زہرہ
جمعہ	زہرہ	عطا	قر	زل	مشتی	میخ	شس	زہرہ	عطا	قر	زل
ہفتہ	زل	مشتی	میخ	شس	زہرہ	عطا	قر	زل	مشتی	میخ	شس
اتوار	شس	زہرہ	عطا	قر	زل	مشتی	میخ	شس	زہرہ	عطا	قر

رات کی بارہ گھنٹوں کا نقشہ ساعات

نام رات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
پہلی گھنٹہ	زہرہ	عطا	قر	زل	مشتی	میخ	شس	زہرہ	عطا	قر	زل	مشتی
دو گھنٹہ	زل	مشتی	میخ	شس	زہرہ	عطا	قر	زل	مشتی	میخ	شس	زہرہ
تیسری گھنٹہ	شس	زہرہ	عطا	قر	زل	مشتی	میخ	شس	زہرہ	عطا	قر	زل
چوتھی گھنٹہ	قر	زل	مشتی	میخ	شس	زہرہ	عطا	قر	زل	مشتی	میخ	شس
پنجمی گھنٹہ	میخ	شس	زہرہ	عطا	قر	زل	مشتی	میخ	شس	زہرہ	عطا	قر
ششمی گھنٹہ	عطا	قر	زل	مشتی	میخ	شس	زہرہ	عطا	قر	زل	مشتی	میخ
سہمیں گھنٹہ	مشتی	میخ	شس	زہرہ	عطا	قر	زل	مشتی	میخ	شس	زہرہ	عطا

و افع ہمکہ علی اصباح سوچ نکلتے ہی ساعات شروع ہو جاتی ہیں۔ اور غروب تک جو بعد دیگرے
 علی التواتر ہوتی ہیں ایک ایک گھنٹہ یا دو گھنٹہ کی ہوتی ہے کہ وہ ایک گھنٹہ میں ہوتی ہے یا دو
 ہوتی ہیں۔ یہی کہی جاتا ہے کہ ایک گھنٹہ یا دو گھنٹہ ہوتی ہیں۔ مگر چونکہ موسم کی حالت کے فرق
 اور طلوع کا وقت بہ قدر جلد ہے اس لیے اس کے استخراج میں بہت غرض نہ ہو کہ اگر غلطی ہو تو
 غرض کہ اگر آفتاب ٹھیک ہو گا تو یہ بھی ٹھیک ہوگی۔ اور اگر ٹھیک نہ ہوگی تو یہ بھی ٹھیک
 اور مدت ٹھیک بھی ہوگی۔ اس لیے اس کے استخراج میں بہت غرض نہ ہو کہ اگر غلطی ہو تو

اسکو بھی سمجھے۔ اب بالفرض پر کے رہنے کوئی مل کر کی ساریں شروع کرنا کہ وہ ہم میاں کے آفتاب بھی سمجھتا ہے۔
 نہ بچ کر تک سب سے بات کر کی ہو۔ پھر ۲ بجے بعد ۱۱ بجے یعنی ۲ بجے شام پھر سات بجے لیکن ہم پہلے بتا آئے ہیں
 کہ حدیث شریف کے مل وال ہیں پڑھنے میں پائیں ۱۱ بجے پر کے وہ سب سے پھر سات کر کی صبح بچ کر تک ہے
 اسی طرح بالفرض ہم نے وہ کی بات کو کر کی ساریں کوئی مل پڑھتا ہے اور اس میں ایسا ہے کہ بچ کر سوج خراب
 ہر تہا ہے۔ تر اس حساب سے ۱۱ سے ۱۱ بجے رات تک کر کی سات ہے۔ بنا القیاس۔

حروف ابجد سے موکل جن اور اسم ذات وغیرہ معلوم کر نیکا جدول

حرف ابجد	اسم ذات	اسم مخفی	موکل	جن	کواکب	جلالی لمعیالی	بخور
ا	۶۶	اللہ	اسرائیل	میزوش	زحل	جلالی	عود بنبا
ب	۱۱۳	باقی	جیرائل	دونش	مشتری	جمالی	شکر
ج	۱۱۴	جامع	کاکائیل	دونش	مریخ	مشترک	دارچینی
د	۶۵	دیان	دوہائیل	طیش	شمس	جلالی	منشک رخ
ه	۲۰	ہادی	دوہائیل	برش	زہرہ	جمالی	منشک سفید
و	۴۶	ولی	انتھائیل	پویش	عطارد	جمالی	کافہ
ز	۳۷	زکی	شرقاہیل	کاپوش	مر	مشترک	شہد
ح	۱۲۸	حق	تکفیل	عبوش	زحل	مشترک	زعفران
ط	۲۱۵	ظاہر	اسائیل	پدوش	مشتری	جلالی	مشک
ی	۱۳۰	ینس	سکائیل	شہوش	مریخ	جمالی	گلشن
ک	۱۱۱	کافی	دوہائیل	قدوش	شمس	جمالی	گل سفید
ل	۱۲۹	لطیف	کاکائیل	عدوش	زہرہ	جمالی	پرست
م	۹۰	ملک	دوہائیل	عبوش	عطارد	جلالی	پہی
ن	۵۶	نور	دوہائیل	طیش	مر	جمالی	سینا
س	۱۸۰	سمیع	سیدائیل	لینوش	زحل	مشترک	نوشہ و مرکب
ع	۱۱۰	علی	دوہائیل	قدوش	مشتری	جلالی	نفل سفید
ف	۳۸۹	فتاح	سکائیل	عبوش	مریخ	جمالی	جود
ص	۱۳۲	احد	اسمائیل	قدوش	شمس	جلالی	جلوتری

پر کوئی قسٹ نہ ہو یا حدیث کہ اگر کوئی بڑا ہو تو شاد و ایسا ہو جو نقصان نہ ہو بلکہ باطل
 سلام ہو یہ کہ نقصان جب شاد کی ہوتی نکاتے ہیں تو ایسے چھری اور کھراخ کرتے ہیں
 یا اس کا ایک سرا اور ملا تہ ڈالتے ہیں اس لئے تم ہنسی لادو۔ جو ان سب نقصان سے
 مبرا ہو۔ اگر منہ نہ آئے۔ تو وہ ایک کھراخ کر کے ایسے نکال دو۔ مگر کوئی عملی طرح
 نفل پر کرنا ہو تو وہ نفل وہ جو سینا رنگ گھٹے کے پاؤں سے گرا ہو۔ اور وہ ثابت
 اور سلام ہو۔ اس کے کوئی عمل پاؤں پر کرنا ہو۔ تو حق اللہ مدد کہہ دیا پاؤں یا خوشبودار پاؤں ہتھکلی کر لے

سعد نیک ستاروں کا حال

عطارد۔ مشتری۔ قمر۔ زہرہ۔ سعد میں نیک مندی ہے جس طرح دھبہ جس میں تہیں
 اندر مل کہیں نیک مدد کسی بڑے ہوئے ہیں۔ لیکن کوئی عمل قمر و عقب میں ہرگز شروع نہ کرے
 جن مہینوں اور تاریخوں میں قمر و عقب ہو ناہی اس کا جہول یہ ہے

نام ماہ	تاریخ	نام ماہ	تاریخ	نام ماہ	تاریخ	نام ماہ	تاریخ
چیت	۱۵	بیساکھ	۱۶	جیستہ	۱۳	انارہ	۱۱
سادن	۸	بھاڈوں	۶	پوج	۳	کاک	۱
مگر	۲۸	پوہ	۲۶	مگھ	۲۴	پھالگن	۲۱

واضح ہے کہ ہر مہینے اور صافی روز رہتا ہے یعنی جس تاریخ کو شروع ہوتا ہے اس کے اور صافی
 مذہب تک شملہ ہوتا ہے۔ مثلاً بیساکھ میں ۱۶ ہے تو ۱۷ تاریخ سے شروع ہو کر ۱۶-۱۷-۱۸ اور
 نصف ۱۸ کا رینگا۔ اس کے یکم کاک کے شروع ہو گا۔ پھلی۔ دوسری اور نصف تاریخ پیر
 تک رہے گا۔ نیز کہ اور صافی دن پورے کرنے ہیں۔ اسی طرح باقی کل مہینوں کا حال سمجھو۔ پس
 لگم ہے کہ اگر کوئی نیا کام کرنا ہو۔ تو ان تاریخوں میں شروع نہ کرے۔ اور نقصان اٹھائے گا۔
 ان کے کوئی عمل شروع کر رہا ہو۔ اس کے بدلے میں قمر و عقب جگہ تو کچھ مضایقہ نہیں ہے

طالع کی موافقت اور ناموافقت

اگر طالب در طلبہ کے طالعوں میں صدقی نفاق ہے۔ تو عمل سے طلبہ کا میل ہوتا محال ہے
 کیونکہ صدقی تاثر کہیں نہیں ہو سکتی۔ ان اگر صدقی نفاق نہ ہو تو ضرر دلاؤ ہوتا ہے قیل
 میں ہر پہلے صبح کرتے ہیں۔ جس کو ہر ایک شخص کا طالع معلوم ہو سکتا ہے پھر طالع کی دوستی

دوستی کا حال مدح کریں گے۔

نام کے ماس معلوم کرینیکا طریقہ :- ہے کہ نام کے شروع کا حرف یکساں ہو کہ بدل
میں تلافی کر وہ پس چلیں وہ حرف ہو گا ۱۔ اسکے اوپر جس پہنچ کا نام لکھا ہو گا وہی شروع
اس شخص کا طالع ہو گا۔ بالقرض ایک شخص کا نام خدا بخش ہے تو اسکے شروع کا حرف
خ ہے۔ یعنی پیش والی خ ہے پس بنے بدل میں جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس کا طالع کر یعنی
بدی ہے۔ اور پھر دیکھ کر شخص کا طالع معلوم کیا جس کا نام گنگارام ہے چونکہ گنگارام کر
شروع کا حرف گ ہے۔ اس لئے جب بدل میں دیکھا تو معلوم ہوا کہ گنگارام کا طالع کر ہے۔
پس چونکہ یہ دونوں شخص ہم طالع ہی ہیں۔ اس لئے ان دونوں میں محبت قلبی کا ہونا
بڑا ہی آسان ہے۔ اول تو ان میں ہمیشہ ہی موافقت رہیگی۔ اگر کسی وجہ سے ناچاقی
پہنچ ہو جائے تو بہت جلد اود بہت تھوڑے سے تدارک سے موافقت ہو جائیگی۔
اں اگر وہ ایسے شخص مہی ہوں جن میں سے ایک کا طالع اسد یعنی شیر ہو اور دوسرے کا ثور
یعنی بیل ہو تو موافقت کا ہونا غیر ممکن ہے۔

جدلِ طالع، یعنی ناموں کے موافق بارہ بیرونِ جن کو اس بھی کہتے ہیں،

[illegible]

برجوں کی دوستی اور دشمنی کا حال

نام رنج محل سلطان جونا عقب یزین
دوستی نور حوت شہد

جہی دو

دشمنی اسد قوس سے قوس
ہر جیسے کی شخص تار خنیں

ان تاریخوں میں بھی کوئی نیا کام شروع کریں۔ اگر کچا تو سوا انجام نہ ہوگا۔ کیرنگ
یہ خنیں ہیں۔ وہ تار خنیں، اس، نمیری، پانچویں، تیرھویں، سو لہویں کہیں ہیں
چوبیسویں پچیسویں۔

الغرض جتنی باتوں کا ذکر اچر کیا گیا ہے۔ ان سب کا خوب ہی خیال رکھ لیکن بیک و بد
ساعات کا۔ نیک و بد دن کا۔ نیک و بد وقت کا۔ صغیر و بزرگ چاند کا۔ قمر و عقب کا۔ موافقت
و ناموافقت طالع کا۔ نیک و بد تاریخ کا۔ سب باتوں کا خیال رکھ کر نیا عمل شروع کرے
پھر اس میں پرہیز و پورہ کرے۔ ترکہ حیوانات جلالت و جلالی کا لحاظ رکھے۔ باد ضرر ہے
وین پر سودے و غیرہ وغیرہ۔

ترکیب حصار کی۔

بعض محل ایسے زبردست اور سخت ہوتے ہیں۔ کہ ان میں اپنے گرد حصار کرنی پڑتی ہے
یعنی کنڈل کھینچنا پڑتا ہے۔ مدد خوف ہر تلبہ کہ جن مسائل اگر مسئلہ پہنچا دیں۔
حصار کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ شریعتہ قل ہو اللہ۔ اور آیت بکری۔ تینوں میں
۳۔ ۳ بار پڑھ کر چھری پر دم کر کے اپنے گرد دیکر کانڈل بنائے مگر اس ترکیب کا کنڈل
کھینچے کہ دونوں سکر آپس میں مل جاویں۔ اللہ کہتے ہیں کہ کس ملت و شے نہ پاویں بلکہ اپنا
کہ کرتے ہیں کہ دونوں سروں کے منے کے مقام پر چھری گاڑ دیا کرتے ہیں۔ اور بعض
میں بھی گاڑتے۔ چھری کو اپنے پاس رکھ لیتے ہیں۔ بعض اپنے ہاتھ کی انگشت شہادت
دم کر کے اس سے ملتے کھینچتے ہیں۔ انکو ملنے کے واسطے الی الخ کو شہادت کہتے ہیں۔ اور
کے اندر بعض پاکیزہ کپڑا یا مسکن بچا کر بیٹھتے ہیں۔ بعض مکڑی کی چوکی رکھ کر اُس پر بیٹھتے
ہیں۔ بعض ملتے کے اندر چھری اور پانی کا جرا ہوا ٹارک لیتے ہیں۔ اللہ عز و جل

باتیں ہتھوڑ کے بتانے پر منحصر ہیں۔ اعجازت دینے والا جس طرح بتائے اسی طرح عمل کرنا چاہیے
یعنی جو کچھ تجربہ سے مفید پایا ہے وہ یہ ہے کہ چھری چھری اور پانی کا ٹوٹا یا مینوس شید
اپنے صفت کے اندر ضرور رکھے۔ ٹوٹا اس لئے کہ اگر پیاس لگے۔ یا وضو ٹوٹ جاو تو فوراً
دھو کر لے۔ چھری اس لئے کہ جھل کا کوئی جانور داخل سانپ سمجھو گیدڑ وغیرہ آجائے
تو چھری سے اس کو ہٹائے۔ اور چھری اسلئے کہ اس سے جن اہم بیات زور کرنے
میں پاتے۔ اور الگ بہتے ہیں۔ مضاف ہر آئینہ الکرسی میں بعض آدمی دھوکا کھا جاتے
ہیں۔ مگر ہر مطلب اس آیت قرآنی سے ہے جو اس طرح ہے:-

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ
وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ
ذَ الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ
مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ
بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ عَنَّهُ لَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا
وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ

بعض شخص العرش شریف۔ سورہ اخلاص اور آئینہ الکرسی کے اول اور آخر
۱۱۔ ۱۱ بار۔ دو شریف بھی پڑھ لینے ہیں:-

علمیات نادرہ

چونکہ ہم شجر قلوب و حب کے شعلہ برسم کے عمل کھنا چاہتے ہیں۔ پہلے وہ چھوٹے
چھوٹے عمل سمجھتے ہیں۔ جو سخت دہن کر نرم کرنے میں مخصوص ہیں:-

اول سو اچار اگل کا ایک شکالیکہ سپر ۳ بار، مرتبہ یہ پڑھ کر دم کرے۔ اور
اپنے دہنے کان میں ٹانگ کر سات چلا جاوے۔ اس شخص کا دل نرم ہو جائیگا
اور تمام غصہ جاتا رہیگا۔ پڑھتے یہ ہے: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
اللہ کا نام محمد کا کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دوم کتب بعض جسم عشق یہ دس عدد میں یعنی ۱۰ ی ع

ص ح م ع م ق پس ایک ایک حرف کہنا جائے۔ اور اپنے ماتھ کی ایک ایک انگلی بند کرنا جائے۔ مگر شروع سے چھوٹی انگلی سے کرے یعنی جب کہ کہے۔ تو اپنے ماتھ کی ایک ایک انگلی بند کرنا جاوے۔ مگر شروع سے چھوٹی انگلی سے کرے جب کہ کہے تو اپنے ماتھ کی ایک ایک چھوٹی انگلی بند کرے۔ پھر جب کہ کہے تو تیسری بند کرے۔ اسی طرح بند کرنا ہوا چلا آئے۔ اور اخیر کو جب ص ہے تو اگر ٹھیک سی بند کرے۔ گو یا کہ ان پانچوں حروف کے ختم ہونے پر دھڑا ماتھ کی ٹھنی بند ہو جاوے۔ پھر وہ سکر پانچوں حروف کو اسی طرح کہنا جاوے۔ اور بائیں ماتھ کی انگلیاں اسی طرح بند کرنا جائے۔ اور انکو بھی چھوٹی انگلی سے شروع کرے۔ جب یہ مشقی ہی بند ہو جائے۔ تو دونوں ماتھ بند لے ہوئے مقابل پہ چلا جائے۔ اور جب نظر سہرا پڑے۔ تو ماتھ کھول دے۔ مگر کھولنے میں یہی ترتیب کا لحاظ رکھے۔ یعنی پہلے داہنا ماتھ کھولے۔ پھر بائیں پلپٹ شخص اس پر مہربان ہو جائیگا۔

ملک انصوم کسی بیٹھے بھل اور دھت کے سبز پتے مثلاً سیب۔ آمرو۔ تیر۔ آبنہ۔ آثار و طرہ کے، سہر پتے بکران پر چند قطرے پانی کے ڈالے۔ اور بار عزیت ذیل پر بکر پیر دم کرے۔ اور سر میں رکھ کر ساتھے جاوے۔ نرمی سے پیش آوے گا۔ عزیت یہ ہے۔ لیا دہری سبزی کے پات راجہ راجہ باندھے ماتھ پر ہی سبزی مشک ہری راجہ پر جا پیریں پڑی۔ اس میری من میں مجھ میں کام میں کام کر چکے۔ بل میں دو داڑ پر مراد کرہ شاد یا علی یا علی یا علی۔

پہ چہارم داہنے ماتھ کی انگشت شہادت کو موت نہ میں ڈال کر اپنے لبے پشانی پر لبم اللہ الرحمن الرحیم الٹی کہے۔ تاکہ اس کا دھڑا شخص پر سیدھا پڑے۔ پس اس کا حصہ فرو ہو جائیگا۔ یہی تاثیر اسم اللہ کے نکلنے کی ہے اور یہی نکل شریف کو کہنے کی ہے۔ نجم اسم ذیل کو، مرتبہ پڑ کر اپنے اوپر دم کرے۔ اور جب حکم یا شخص مطلوب کے دروازہ جاوے۔ تب، مرتبہ پڑھ کر سر بھی دم کرے لبم اللہ تو کلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم لبم ششم، مرتبہ ہر مذمت کیوقت شرم پڑ کر دم کرے۔ اور انکو میں چھوئے

ایک چل کے ہتھال سے سب دل اسے محبت کی محاسن سے دیکھنے لگیں۔ یہ کھلم بکھلا
یا عزیز و یا عزیز بن کر عزیز۔ واضح ہو کہ گیارہ مرتبہ درود شریف ادا اور
گیارہ مرتبہ آخر پڑھ لیا کرے۔ اور سرورِ شہود کو متل کرے۔
مفتی حیدر کے روز عشا کے وقت غسل کر کے نیا لباس پہنے۔ اور غشیر کھاؤ
اور اسو مرتبہ درود شریف پڑھ کر پڑے پر دم کرے۔ پس وہ پڑا جسکو
دیوے محبت سے پیش آوے۔

ہشتم اگر ہر روز ۳۰ یا ۱۱ مرتبہ رات کو پڑھ لیا کرے۔ تو ہر قسم کے گزند
محفوظ ہے۔ **وَبَايَعُكَ لَا يَضُرُّكَ مَعَ اَمِيهِ قِيٌّ فِي الْاَدْنٰى**
وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
نہم آیت ذیل کو پانچ کے ٹکڑے پر دم کر کے جسکو کھلائیگا وہ غریبیوں کی دعا۔
فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

دہم اگر ان حروف کو دہانے ماتھ کی نیلی پر لکھ کر شعی بند کرے۔ اور جس شخص مذکور
کے سامنے جادے کو کھول دے۔ تو وہ شخص اس سے محبت سے پیش آجگا۔ حروف
یہ ہیں **ه ه ل لا لا**۔ لیکن ان حروف کا پہلے عمل کرنا نا ضروری ہے۔ اور
ان کا عمل یہ ہے کہ ۱۱۔ روز تک انار کی شاخ سے ریت سے ہر روز سو مرتبہ صبح
کے وقت لکھا کرے۔ یعنی ایک مرتبہ لکھا۔ پھر شادیا۔ پھر کھانا پھر شادیا۔ اسی طرح ہر
روز سو نقش لکھا کرے۔ اور بخور جلاتا رہے۔

اب فقیر اور جب کے بڑے بڑے عمل لکھے جاتے ہیں

عمل شعی اس عمل کے کیا لینے سے مال بارعب ہو جاتا ہے۔ اور اسکے چہرے سے
بیت کا پر ہوتی ہے۔ اگر کسی مجلس میں چہ جادے تو ب پر اس کا رعب چھا جاتا
اور سب حاضرین کی عزت کرنے لگتے ہیں۔ اور یہی آنکھیں جلال سے لسی بھری ہوتی
ہوتی ہیں۔ کہ کسی کو اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنے کی جرات نہیں پڑتی۔ حال اس طرح پڑے
صبح اٹھنے سے سوا گھنٹہ پہلے گویا صبح کی نماز سے گھنٹہ بھر پہلے مشرق کی طرف جدھر
سے سورج نکلتا ہے۔ نہ کر کے بیٹھ جادے۔ دو زانو بیٹھے۔ باچھڑای مکر۔ بیٹھے۔
اور سورج کی نیکہ کا تصور باندھے رکھے۔ آدھ گھنٹہ کے بعد عمل ختم کرے۔ سورج ہر روز لیا کرے۔

جب اس تصور پر جاوے کہ جوہ کے اندر جنبہ صبح کی ٹیکہ نذر آئے گئے تب عمل درست جانے اور پھر اس تصور کو مد تک پہنچا دے۔ یعنی یہ تصور پہنچ کر جب دنیا سے تصور کیا۔ صبح کی ٹیکہ فہم آئے تو دار ہوئی۔ اگر ہر روز پختہ زیادہ کر چکا ہو تو آخر میں تصور کے صبح سے چاندنا ہو جائے گا۔ الغرض یہ تصور پہنچ کر چلنے کے بعد عمل پر حاوی ہو گا۔ پھر جس مجلس میں جائیگا۔ بارعب ہو گا۔ عمل والے کی آنکھیں ہمیشہ سُرخ اور خفاک رہا کرتی ہیں۔ گو یہ عمل منجلی کو پہنچ جاوے۔ تاہم لازمی ہے کہ ہر روز یاد دہانی کر رہنا اس کا ورد رکھنے ضرور۔ کسم جو پڑھا جاتا ہے وہ یہ ہے یا نور یا ذوالجلال والاکرام اور چونکہ یہ عمل صوبی ہے اس لیے اس میں ترک حیوانات جلالی اور حیالی بہت ہی مزید ہے۔ یعنی لہسن۔ پیاز۔ پیٹنگ۔ انڈا۔ پھلی۔ کرشت۔ لہسم۔ دود۔ دہی۔ کھن۔ بھجیا۔ چم و غیرہ کا پرہیز رکھنے۔ صرف دال دہی کھاوے۔ اور ہا دھور ہے :

دیگر عمل حُب

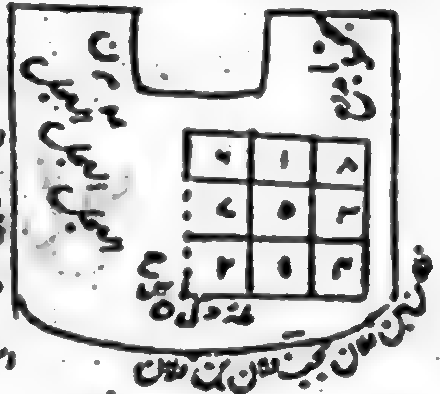
صبح کو نماز سے آدھ گھنٹہ پہلے اندر سے اس ایک گوشہ میں بیٹھا بیٹھ کر صبح ذیل کی دعا پڑھے۔ اور مطلوب کا وہ بیان رکھے مگر یاد دہانی سے بیٹھا ہے تو روز میں یا بعد ۱۱ روز میں مطلب حاصل ہو جائیگا۔ دعا ہے :- اللہ۔ لا اے مجھے ملا ہے۔ مجھ سے کفر سے اک گھڑی۔ مگر اول اور آخر ۱۱ مرتبہ دہرین پڑھ لے

دیگر حفر کے قاعدہ سے عمل حُب

پہلے طالب کا نام اور اسکی والدہ کا نام کہے۔ پھر مطلوب کا نام اسکی والدہ کا نام کہے۔ اور پھر سب کے الگ حروف کہے۔ پھر اسکی تخلص کرے۔ یعنی جو حرف ایکذ فیکھا لیا ہو۔ وہ دوسری مرتبہ نہ آئے جب کہ اس طرح ہر جائے تہا اس کے زام نزلے بقا عدہ صدہ شرف یعنی پہلے اخیر کا حرف شروع میں کہلا۔ اور پھر شروع کا حرف اس کے بعد کہلا۔ پھر اخیر کی طرف کا دوسرا حرف شروع کی طرف سے دوسرا حرف اس کے بعد کہلا۔ اس طرح ہر پوری سطر بنائی۔ یہ دوسری سطر ہوئی۔ اس طرح پھر شروع کرنا جاوے۔ اور اس طرح بناتا جاوے۔ جب تک کہ وہ پہلے والی سطر آ جاوے تب تک کہ یہ از نام پوری ہوئی۔ سوائے ذیل سے عمل میں کیا جائیگا۔

کہ ہر ایک عمارت کی کچھ مہلت ہو کرتی ہے۔ کیونکہ ہمارے کسی وقوع مقام کے محل سے بنایا جاتا ہے۔ اس کی اصل یہ ہے کہ حب کا شجر کا ایک پھل بھی ہے کہ مطلب کا نام گڑ ہے۔ اسے نل پر کھنکھراگ پر خ البینے میں مدد خود اسکے پاس ٹھیکرا منہ نہ ہوتے ہیں جن کی تاثیر سے جیسے جیسے نل گرم ہو تا ہے ویسے ویسے مطلب کھل کر پتھری سی بہا ہوتی جاتی ہے۔ ایسی گرفت ہوتی ہے کہ وہ بے اختیار ہر مطلب کے پاس چلا آتا ہے۔ چنانچہ یہ عمل اس بگو صیح کیا جاتا ہے۔ نیک ساحت میں اگر نہ ہو کر مشک کی بکری تک کھڑے کا نل لاوے۔ کہ اگر پڑا نل تو خچ کر کے کہیں سے آندہ اشکاف سے لگوشکی کر تک لگوا دے۔ ترسوخ لکھا ہو۔ جسکے چاروں ناؤں سیاہی ملے پس نل لاکر اسے دھوئے اور غرضیہ کی دھوئی دے۔ پھر کہہ ذیل کا نقش رکھے۔

ان کی شاخ کی طرح ناکہ فتن سے کہے اگر بعدوں
شمارہ میں۔ تر خالص سیاہی نئی یا پاک مشاعرہ کہیں
نقش کے چاروں نام کہے۔ پھر کہہ زم آگ میں ڈالکر آپ
پاس میٹھا برایا عزیز کا اسم پڑتا جاوے نل کو دیان
ہا کا نقش ہر ہستی ناچرا سوت کا رگ جتی جو جب پڑے
اس کا عمل ہونی چو کر یا جاوے چل کی ترکیب ہے۔ براہین



بر کر ہندوین ہر ایک سو پچیس نقش کہے۔ اور آگ میں جلا دیا کرے۔ اس طرح ہر چالیس دن کے
اٹھانے عمل میں ترک جبرانات کا خیال رکھے۔ اور عمل باتیں جو عمل کے لئے خدی ہیں جن کا ذکر
پہلے کہا جا چکا ہے۔ اس کا مواظہ اور اس کے ترک سے چھٹ جمل تر اٹھنے میں کہ کتاب میں
ظن بات کہی تھی۔ اس سے متعلق ہنہ عمل کیا۔ وہ ہودانہ ہوا کہی وجہ یہ ہمارتی ہے۔
کہ کتاب میں چھوٹے ملے صرت نقش اور دیا کہ جلتے ہیں تاکہ عمل میں نہ اور ان کا چل
کمانے کی ترکیبیں خبر کہتے۔ صحت صحت ایک ہی نقش پندہ کا کافی ہمارتا ہے۔ اور ای
ہکام پر ہر ہندو شہیر کا کام دیتا ہے۔ ہم ذیل میں پندہ کا نقش کا پورا چل بیان کرتے ہیں۔

پندہ کے نقش کی زکوۃ کا طریق

واضح ہو کہ ہر ایک نقش چند طرح کا ہوتا ہے۔ یعنی آتش۔ آبی۔ خاکی۔ ہادی۔ اور لہن۔ چاند کی
تائیرات بھی جدا گانہ اور طریق ہستمال یہی الگ الگ ہمارتا ہے۔ پندہ کا نقش نہایت ہی

کھاد آمد ہر ایک مطلب کے لئے جو ہے۔ جو کہ پہلے منادی امر ہے کہ کسی زکوٰۃ دہا دے۔
 اور اس کو عمل میں یا بلا دے۔ پھر اس سے جو کام چاہے لے ہرگز خطا نہ کرے۔ زکوٰۃ کا طریق یہ ہے
 کہ جائیداد سے اس کا عمل شروع کرے یعنی جس ات کو نیا چاند نکھے اس رات کو بعد از
 منہ غسل کر کے پڑے۔ اور وہ دن میں طریقیوں کا فرش میں پڑے۔ اور چارہ
 مرتبہ وہ شریف پڑے۔ اسی جگہ سوئے۔ مگر وہ شریف پڑنے سے یہ نیت کرے کہ میں نے
 نقش بندہ کی زکوٰۃ دینی ہے۔ وہ چوہی ہو۔ لغرض صبح کو اٹھ کر نماز سے فارغ ہو کر زکوٰۃ
 کی سیساہی لہنی تلم سے جن ہزار ایک سے بچیں آتش نقش لکھے ملوان میں بنسیر یا عود لگا کر آگ
 میں بکے بعد دیگرے جلاتا جائے۔ لہذا پانچ طرف کی طرف لکھے اسی طرح دس دن تک
 بار بار کرتا ہے۔ پھر ہر روز اسی قدر آبی نقش لکھ کر آٹے میں گولیں بنکد یا پار جگر بانی
 میں ڈال دیا کرے۔ اور نقش لکھتے وقت منہ مغرب کی طرف رکھے۔ اسی طرح دس دن کرے
 آبی نقش لکھتے وقت عود جلاتا جائے۔ یہ میں دن ہوئے۔ پھر دس دن تک باوی نقش
 لکھے۔ اور ہر روز اسی قدر یعنی ۳۲۵ لکھ کر وہاں اڑا دیا کرے۔ یا اونچے درخت کی شاخوں
 میں بانڈ دیا کرے کہ وہاں لکھو ہا لکھے۔ اور نقش باوی لکھتے ہوئے نہ شمال کی طرف کھج
 اور بخور عود سیتا کا ملا دے۔ اسی طرح دس دن کرے۔ پھر اخیر کے دس دن سب طرح ہر روز ۱۰۰
 غاک نقش لکھ کر زمین میں یا ہوا کرے۔ اور اٹھانے عمل میں نہ جنوب کی جانب لکھے۔ اور بخور میں
 شکر جلاتا ہے۔ بعض ستاد ایسا ہی کرتے ہیں کہ غاک نقش لکھ کر زمین و فتن نہیں کرتے۔
 بلکہ ایک کبھی میں دیا کا صفا لہذا پاکیزہ خشک بیت پھر کر شاخ انار کی قلم سے لکھ کر
 شاتے جاتے ہیں۔ لہذا اس طرح ہر قدر اوپر دی کر لینے ہیں۔ جب اس طرح عمل کرتے کہتے جلاتا
 ہو جاوے۔ تب زکوٰۃ پوری ہے۔ پھر اخیر کو غلابہ دو گانہ یعنی نقل شکر ادا کرے۔ اور پھر رات
 ۱۱ ہزار مرتبہ وہ شریف پڑے۔ پھر صبح کو شریف پڑے۔ پھر فاتحہ بروی حسد کائنات علیہ السلام دکر
 نفیس کرے۔ پس یہ عمل پورا ہوا۔ اور نقش سنم تھا کہ لبس میں ہو گیا۔ اب جس کام کے لئے
 اسے کر کے پڑا اتر چکا۔ ایسی برہنہ شریف لکھی خطا نہیں کرتی۔ اس کا وہ کبھی خالی
 نہیں جاتا۔ حاضران کے لئے اگر کالسی کے کٹورہ کے اندر آبی نقش بندہ کا لکھ کر
 بستہ پر سیساہی لگا کر کٹورہ میں تل پھر کسی تاباخ گر پاؤں صحت رہے کے ہاتھ میں پکڑا دے۔
 اچانک تاکہ کہ وہ کٹورہ کے اندر نہ لکھی بانڈ ہو دیکھتا ہے۔ تو ہر منت کے عمل سے اس کو

جیات کی کچھری نڈا نے ٹیکلی۔ پھر بادشاہ سے جو مطلب چاہو۔ دریافت کرو اگر کٹاشن
وزن کے لئے باقی نقش کبھی کسی اپنے چھوڑ دوخت سے نکال دو گے تو مذمت پہنچو گا۔ اگر
جنت میں نے باقی نقش کبھی آگ میں ڈال دو گے۔ تو مطلب نفل بریا نکلا اور مقبوری امداد کے
لئے خالی نقش کبھی پانی قبر میں دبا دو گے۔ تو عمل درست ہو گا۔ علیٰ ذہن القیاس پھر جس کام کیلئے
نکھار دو گے۔ فدا تاثیر ظاہر ہو کر گی۔ گو یہ بد وقت طلب ہے۔ اور فسخ اہمال شخص کا کام ہے
مگر بے بہت محبت۔ اور سرلسنہ از میں ہیں سے پند کے نقش ما پڑیں نسیم کے روح ذل میں

آتش	آبی	بادی	خاک
۸ ۶ ۷ ۴ ۵ ۳	۴ ۳ ۸ ۵ ۶ ۲	۸ ۳ ۴ ۵ ۶ ۲	۲ ۹ ۴ ۵ ۶ ۳

واضح ہو کہ جن غزل میں بندہ لکھا جاتا ہے۔ اسی خانہ میں کل کا نام بھی لکھا جاتا ہے۔
اور ان کے جرنیکا قاعدہ یہ ہے کہ نقش آتش ایک سے شروع کر کے ترتیباً ۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹
کئے جاتے ہیں۔ اور ۹ پر ختم کرتے ہیں۔ لیکن باقی نقش مندرجہ سے شروع کر کے یعنی ۶ چھ
پھر ۷ پھر ۸ پھر ۹ پھر ۱۰ پھر ۱۱ پھر ۱۲ پھر ۱۳ پھر ۱۴ پھر ۱۵ پھر ۱۶ پھر ۱۷ پھر ۱۸ پھر ۱۹
بلا بھرے۔ اور خالی نقش ۲۰ سے شروع کر کے حسبہ ترتیب کو تمام کر کے عمل تمام ہو گا۔
شانہ کا عمل

قسمت میں ہے یہ زلفن گرہ گیر دیکھنا۔ اسے شانہ میں میرا خطا تغیر دیکھنا
یہ گور و دی معمولی غزل ہے۔ مگر اس کا صحیح مطلب بتانا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ یہ معلومات کا
بہت گہرا راز ہے۔ شانہ لفظ فارسی ہے جس کے دو معنی ہیں۔ یعنی کنگھی اور سونڈ یا اب
دو دن مہنوں سے اس کا کچھ مطلب نہیں چل سکتا۔ کہ شانہ میں کس طرح پر تغیر کا نوشتہ دیکھ
سکیں گے۔ مگر بات یہ ہے کہ پہلے زمانہ میں جلال آباد علاقہ کابل کے راجہ بریل سے عامل ہوا کرتے
تھے۔ جو دہرہ پاکرے کو سال بھر تک اس ترکیب سے پالا کرتے تھے۔ یعنی کسی غامض راج سے
اکھ پالنا شروع کرتے تھے۔ اور ہر روز کچھ ہسم پڑا کر سپردم ہونا کرتے تھے۔ اور جو شے
اوستہ گھاس یا دانہ اسکو کھلانا ہو۔ اس پر بھی کچھ ہسم پڑا کر سپردم ہونا کھلا پارتے تھے۔ پھر
روزہ کے دن میں آفتاب کے برج میں داخل ہو جاتے وقت کچھ ہسم پڑا کر کسی میں ترکیب سے ہسم کو
فج کرتے تھے۔ اور اسکو دو شاخوں کی ہڈیاں صحیح اور سالم نکال لینے تھے پس اپنا شانہ کی

نقش معلّم ہے۔

عمل نسیس شریف

اگر عدد تک سہ یا کس شریف ہر روز نہ
 بار پڑا حکم شیرینی دوم کیا کرے۔ بعد ساتویں
 روز نہ پڑے شیرینی کیس کو کھائے نہ کھائے
 والے سے جنت کریگا۔

قل	هو	الله	احد
الله	الصمد	لم	یلد
ولم	یو	لد	ولم
یکن	له	کھنوا	احد

دیگر نو چند ہی جہرات سے شروع کرے اور

ہر روز بعد از نماز اول دراز گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف امامہ دیانی میں ایک ایک مرتبہ
 یہ دعا پڑھے۔ یا اے دن میں مطلب حاصل ہوگا۔ و ما یہ ہے۔ اللہم اجعلنی محبوب

فی قلبی بحق یا بدوح یا بدوح یا بدوح مطلوب نصیب کھے۔ اور نام (یا) کیا کرے۔

نقش پندرہ کی ایک در عجیب غریب ترکیب

پہلے ۳ روز ۳ ہزار بار کہے۔ تاکہ ۳ دن میں ۹ ہزار نقش پورے ہو جاویں۔ بعد ۳ روز کے چوتھے

روز سے ہر روز ایک ہزار بار ہر روز کہیا کرے۔ اور ۳ دن تک اسی طرح کہے تاکہ ۳ دن میں

۳ ہزار یہ بھی ہو جاویں مگو یا ۹ روز میں ۱۲ ہزار نقش کہے گئے۔ پھر ہر روز ایک بار نقش کہیا کرے

اور ۱۱ دن تک اسی طرح کہتا جاوے۔ پس ۱۱ دن کے اس عمل سے نصاب یعنی زکوٰۃ پوری

ہو جائیگی اس کے بعد ہر روز پندرہ یا کم از کم ۹ نقش ہر روز کہیا کرے۔ اور اس کی مادہ کہے

تاکہ عمل پہ چڑھا جائے۔ دوسری ترکیب یہ ہے کہ نو چند ہی تاریخ سے شروع کرے پہلے

بعد ایک سکر روز ۲ تیسرے روز ۳ کہے اسی طرح ایک ایک نقش روز بڑھاتا جائے۔ جب

پورے پندرہ نقش تعداد میں پہنچ جاویں تب ایک ایک نقش کم کرتا جائے۔ جب ایک

پہنچے۔ پھر بڑھانا شروع کرے۔ اسی طرح سو اچھینہ یعنی ۱۰۰ دن مل کرے۔ بعد اختتام

ہر روز ۹۰۰ نقش کہے کیا کرے۔ عمل پورا ہوگا۔ تیسری ترکیب یہ ہے کہ ۱۰۰ نقش ہر روز کہو

اور بعد تک بھینس ۱۰۰ اور ۱۰۰ تک کہو۔ بعد سو روز کے ایک ایک نقش کم کرتا جائے۔ جب

ایک نقش پر نہ رہتا پہنچ جائے۔ تب پھر پورا کیجئے۔ بعد ازاں ہر روز پندرہ یا ۹۰۰ نقش کہو لیا

کرے۔ تاکہ عمل پورا ہو۔ پس اس نقش سے کل یا بار بار دفع ہوتی ہیں۔ فتوحات از حد ہوتی

جعبے کے لئے تیرہ دن کے لئے سو کہنے کیس پر تاثیر ہے۔ نقش معلّم ہے۔ ۱۔



دیگر حب بنی المزی و زوجه

اگر کسی عورت کا غاوند اس سے بدسلوکی کرے تاہم تو اس نقش کو لکھ کر محبت پنی باند پر باندھے۔ انشاء اللہ سلوک سے پیش کیجگا۔ اس نقش میں جہاں فلاں فلاں چار دفعہ لکھا ہے۔ وہاں مرد اور عورت کا نام اور انکی والدہ کا نام لکھے مگر اس نقش کی زکوۃ کا طریقہ یہ ہے کہ ۲۱ دن تک ہر روز ۱۰۰ نقش لکھے اور اپنے دھت پر باندھ دیا کرے مگر شروع چاند سے عمل شروع کرنے قلم سائے قرص میں بنائے صبح کی وقت لکھا کرے۔ اور مندل سرخ سے لکھا کرے۔ اور کافور کا بخور جلائے۔ جب چاند پورا ہو جائے۔ تب نقش منقل ہے۔

ع	۹	۲	۵
ط	ع	ف	و
۱	۲	۵	۵۲
فلاں	فلاں	فلاں	فلاں

ہر روز ۱۰۰ قلم یہ ہمیشہ لکھ لیا کرے۔ تاکہ عمل پورا قائم رہے۔ پھر جب چاہے۔ لکھ کر کسی محبت کو دے۔ اور اسکی تاثیر کا تاثر دیکھے۔ کہ نصیب خدا سے کس طرح جلد اثر کرتا ہے۔

نقش ۹۴ کا جو پاس رکھنے سے خلعت کی نظروں میں باعرب کر لے

۱۶	۲۹	۲۹	۲۳
۲۶	۲۲	۱۶	۹۸
۲۱	۲۴	۳۱	۱۸
۳۰	۱۹	۲۰	۵۵

اگر کوئی شخص اس نقش کو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا تو خلعت کی نظروں میں عزیز ہوگا۔ اب اسکی زکوۃ کا طریقہ سن لیجئے۔ کہ ہر روز پاک صاف قلم سے پاکیزہ کاغذ پر ۹۴ فقران سے ۹۴ نقش لکھا کرے اور

زمین میں گاڑ دیا کرے اسی طرح ۹۴ روز تک کرے۔ اور بعد اختتام یہ عمل پورے روز ۹۴ نقش لکھ چھوڑ کرے۔

مسکریم کے طریق سے تسخیر اور حب کا عمل

نہایت مجرب اور صحیح عمل ہے۔ اور جس جس نے اسے محنت کر لیا ہے۔ وہ اپنی مراد کو پہنچا ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ ہر روز رات کو ایک الگ مکان میں جہاں کوئی دوسرا شخص نہ ہو۔ یہ عمل کرے۔ چراغ بجھا دے۔ اور خود دو زانو ہو بیٹھے۔ ۱۰۰ تکبیریں بند کرے۔ اور دونوں ہاتھوں میں لوح مل کر لے۔ لوح مل کا ذکر آگے کیا جائیگا۔ تکبیریں بند کر کے سجدہ کا قصد کرے۔

چند روز تک تھوڑا سا بیکار رہا۔ پھر تھوڑا سا بیکار رہا۔ پھر تھوڑا سا بیکار رہا۔
 اندر میں چلنے کا تھوڑا سا بیکار رہا۔ پھر تھوڑا سا بیکار رہا۔ پھر تھوڑا سا بیکار رہا۔
 تھوڑا سا بیکار رہا۔ پھر تھوڑا سا بیکار رہا۔ پھر تھوڑا سا بیکار رہا۔
 آج کل میں چلنے کا تھوڑا سا بیکار رہا۔ پھر تھوڑا سا بیکار رہا۔ پھر تھوڑا سا بیکار رہا۔
 اور وہ گول ہوئے تھوڑا سا بیکار رہا۔ پھر تھوڑا سا بیکار رہا۔ پھر تھوڑا سا بیکار رہا۔
 گول ہوئے تھوڑا سا بیکار رہا۔ پھر تھوڑا سا بیکار رہا۔ پھر تھوڑا سا بیکار رہا۔
 خوب بیکار رہا۔ پھر تھوڑا سا بیکار رہا۔ پھر تھوڑا سا بیکار رہا۔
 ہے۔ یعنی تھوڑا سا بیکار رہا۔ پھر تھوڑا سا بیکار رہا۔ پھر تھوڑا سا بیکار رہا۔

ایک اور سرلسبہ راز -

سورہ یس شریف کو اس بار میں بہت بڑا دخل ہے۔ یہ صحت پسندی مبارک ہے۔ جس کا سبب
 پڑھنا جاتی ہے۔ یہی سبب ہے۔ اگر صحت مند ہو جائے۔ اور تھوڑا سا بیکار رہا۔
 تو صحت مند ہو جائے۔ اگر کوئی شخص صحت مند ہو جائے۔ اور تھوڑا سا بیکار رہا۔
 لہذا سے صحت مند ہو جائے۔ اگر کوئی شخص صحت مند ہو جائے۔ اور تھوڑا سا بیکار رہا۔
 تو صحت مند ہو جائے۔ اگر کوئی شخص صحت مند ہو جائے۔ اور تھوڑا سا بیکار رہا۔
 جادو۔ اور صحت مند ہو جائے۔ اگر کوئی شخص صحت مند ہو جائے۔ اور تھوڑا سا بیکار رہا۔
 جادو۔ اگر کوئی شخص صحت مند ہو جائے۔ اور تھوڑا سا بیکار رہا۔
 کھلائے تو خدا کے فضل سے صحت مند ہو جائے۔ اور تھوڑا سا بیکار رہا۔
 عروج ماہ سے شروع کرے۔ اور صحت مند ہو جائے۔ اور تھوڑا سا بیکار رہا۔
 اور روز بعد نہ خانہ چننا۔ اگر ایک ایک مرتبہ سورہ یس شریف کو ایک ایک بار پڑھ کر دے۔
 کرے۔ اور آگ میں جلا دیا کرے۔ تو صحت مند ہو جائے۔ اور تھوڑا سا بیکار رہا۔
 اور اگر وہ ہے۔ تو صحت مند ہو جائے۔ اور تھوڑا سا بیکار رہا۔
 شریف پڑھ کر دے۔ اور صحت مند ہو جائے۔ اور تھوڑا سا بیکار رہا۔
 تو صحت مند ہو جائے۔ اور تھوڑا سا بیکار رہا۔
 اور صحت مند ہو جائے۔ اور تھوڑا سا بیکار رہا۔
 تو وہ اسے صحت مند ہو جائے۔ اور تھوڑا سا بیکار رہا۔

اول بعض گیدڑوں کے سر میں ایک چھوٹی سی فرونی ذیل مہار کے ہوتی ہے جسکو گیدڑ سنگی بولتے ہیں۔ اگر کچھ چھتر انوار میں اس سنگی کو دھوپ ہے۔ اور سینہ پر کایا لگا لگائے۔ اور منہ ذیل کا ۱۰۸ بار جاپ کرے۔ تو وہ سنگی سدہ ہوا پھر اسے نو چندی انوار کو ملحق لگا ب میں گھس کر جس کے کندھے یا دامن پر لگا دے وہی کھالیں ہو جائیں۔ منتر یہ ہے:-
 گنگ جن کا پانی لاؤں۔ گیدڑ سنگی سدہ کر اؤں جسکے کا ندھے لاؤں جائے
 وہی میرے بس ہے۔ جو نہ سا ہے میرا کام۔ مہادیو کے اس کو آن۔ گور کہ کی دوس
 دمانی گیدڑ سنگی سدہ ہو جائے:-

دوم۔ ایک چھوٹی سی سپاری انوار کو خرید لاوے۔ اور اسی ن اس کو سند ہو کایا لگا اور بالوں کی دھونی دیکر ایک سو بیاس بند کر کے رکھ چھوڑے جب کبھی سوچ یا چاند گہن ہو تو کمر تک پانی میں جا کر وہ سپاری محل جائے۔ اور یہ منتر پڑھتا ہے جب گہن ختم ہو جاوے۔ تب باہر نکل آئے۔ دو سکر روز جب پاخانہ پھرے تو اس میں سے وہ پیلہ ثابت نکال کر دھو کر اچھی طرح صاف کر کے رکھ چھوڑے پس جس کو اس کا ایک ٹکڑا پان میں کھلا دیگا۔ وہی اسکے کہنے میں ہو جائیگا۔ منتر یہ ہے:-
 کالے بن کے کل چھڑی گہن لگے غولے۔ گر بن سپاری کھلتی میرے بس میں ہو جاوے۔ دمانی مہادیو کی دمانی گور دگو رکھ ناتھ کی۔ لیکن سب بات کا خیال کہے کہ منہ چاند اور سوچ کی طرف ہو۔ اور پانی ناف سے قدرے اوپر ہو پیچھے نہ رہے:-

سوم۔ اگر ہاتھوں کے دسوں خنوں کو اتار کر انوار کو جلا کر رکھ کر لیں۔ اور اس رکھ کو بان میں رکھ کر کیسکو کھلا دیں تو کھائیے نوالا اسکے کہنے میں ہو جائے گا۔

چہارم:- کالی گائے کا مہن انوار کو لاکر گئی بنا کر رکھ چھوڑے پھر کنواری لکی کے پاس سے روٹی لاکر جتی بنالے۔ اور اس کو بھی حفاظت سے رکھ چھوڑے۔ پس عدالی کی رات کو دیا کے کنارے جا کر نہ کورہ بالاروٹی اور گئی کا چراغ جلا دے۔ اور جب گیدڑ پہلی آملہ ہے۔ تو اسوقت چراغ روشن کرے۔ اور کاجل اور پاڑی حفاظت کر رکھے پس کاجل کھول میں ڈال دے کہ رو برو جائیگا۔ وہی اسے محبت کریگا۔ جب تک کاجل نہ بجے آپ یہ منتر پڑھتا رہے:-
 اوم رمانگ سم منگ۔ رہونگ موہنی بس کر دسوا
 پنجم۔ کسی ایکے مکان میں برہن ہو کر چکر دی مار کر بیٹھ جائے۔ اور اپنے پیچھے چراغ جلا کر رکھے

تاکا پنا سا۔ سامنے آجائے پس وہ بار بار منتر پڑھے۔ پھر چپ چلب اٹھ کھڑا ہو۔ اسی لمحہ
اور نہ کرے۔ مطلب حاصل ہو جائیگا۔ مترجم ہے: یا ابلیس یا شیطان میری کل جگر فلانے
کو ران۔ سوئے کر جگلا۔ بیٹھے کو اٹھا۔ ملائے تو اپنی مل کا دودھ یا عوام کرے۔
ششم۔ منہ لوگ جو دریا کے کنارے مسواکین کر کے اور چیز کو پھینک دیتے ہیں وہ
بیت سے جگ کر کے سکھا چھوڑے پس دھو یا دیوالی کی سات کو ایک لاجنگل میں جائے
اور آبادی سے دور جہاں کہیں پہل یا بڑے کا ایک لاجنگل کھڑا ہو اسکے چنے جا کر ایک چوہا بنا
اور اس کھوپڑی میں چاول بچا دے۔ ایندھن کی بجائے وہی سو کہیں تے جٹھے حراپے گرد
ایک بڑا کنڈل کھینچ لے۔ اسی کنڈل کے اندر بیٹھ کر سب کچھ کرے۔ اور چوہا ہی اسی کے
اندھ بنائے۔ اور جب تک چاول کہیں آپ منتر ذیل کو پڑھتا جائے۔ براہ دل کر کے بیٹھے۔ اور بزرگ
نہ دے۔ بہت سی خوفناک شکلیں دکھائی دیں گی۔ اور کنڈل کو چاروں طرف سے آگھیر لیتی
گمراہ نہ آسکیں گی۔ اسلئے بیٹھ کر اندھ بیٹھا ہے۔ جب چاول پک کر تل جاویں۔ تب اس
کو دھوپری کو اٹھا کر دخت سے مائے۔ کچھ چاول دخت سے چپک کر رہ جائیگے۔ اور کچھ
بزرگ بیٹھے پس ان دونوں قسم کے چاولوں کو الگ الگ پہچان کر کہے۔ جو چاول چپک کر
رہ گئے تھے۔ اگر ان میں سے ایک دو دانے کسی کو سٹھائی میں کھلائی گا۔ تو وہ شخص ہنسی کا
ہر جائیگا۔ اگر گریے ہوئے چاولوں سے ایک دانے کھلائیگا تو سنسہ ہر جائیگا۔ نگران چاولوں
کو دھوپ میں جی طرح سکھا کر خشک کرے۔ پیلے بند کر کے رکھو گے تو سڑ جائیگے۔ کنڈل نکالنے
کا منتر یہ ہے: آیت الکرسی دین قرآن چورہ وطن توئی رحمان۔ آیت بکری دین بڑا ہی محمد رسول
اللہ تیری اسوری۔ شکا سب لکھو سمند کی کجاری۔ یا حضرت سبحان پلہ تیری دلفانی۔ ہو وہ
پس منتر کو پڑھ کر دھوپری پر دم کرے۔ اور چھڑی سے ایک حلقہ ایسا کھینچے۔ کہ بیکر کیس ڈھنٹے نہ
پائے۔ اور جہاں کنڈل کے وہ نون سنسہ ل جاویں۔ وہاں چھڑی کھا دے پس اگر اندھ بیٹھ کر
کل عمل کرے اور چاولوں کے پھنے تک۔ غل پڑھتا جائے۔ منتر یہ ہے: درنا کرے چاول
لاؤں گناپ جی سے کھیر پکاؤں۔ بڑا کو یہ کھیر کھلاؤں۔ پھر کھلا کر بس میں لائوں۔ کیلوں پر
ہات۔ پناجی تھے جنانو ہے کیلوں تیرے امن جانی جن نیچے گو کھلایا ہے۔ انت
کیلوں بنت کیلوں کیوں سیوں نت۔ جاگیر بر جاگو جس نام میں لائوں۔ پس لاگو
محمد اسماعیل خاں جگر کتب کا لکھور الہرینڈ کی چوک جواب صاحب

نور محمد حسین صاحب